تقریر

ہم یوم مصلح موعودؓ کیوں مناتے ہیں؟

(یوم مصلح موعودؓ منانے کے اغراض ومقاصد)

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ (البقرہ:204)

اور اللہ کو (بہت) یاد کرو ان گنتی کے چند دنوں میں۔

بشارت دی کہ اِک بیٹا ہے تیرا
جو ہو گا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دُور اس مَہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اِک عالَم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

معزز سامعین! آج مجھے بیس فروری کی مناسبت سے **ہم یوم مصلح موعودؓ کیوں مناتے ہیں؟** پر روشنی ڈالنی ہے۔

سامعین! بیس فروری کا دن جماعت احمدیہ میں بہت ہی اہمیت کا حامل ہے۔ یہ دن پیشگوئی مصلح موعودؓ کے حوالے سے جانا پہچانا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک عظیم بیٹے کی پیدائش کی خبر دی گئی تھی جو دین کا خادم ہو گا۔ لمبی عمر پائے گا اور بے شمار دوسری خصوصیات کا حامل ہو گا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت کی "مصلح موعود" کے دور میں غیر معمولی ترقیات کی پیشگوئی بھی تھی۔ یہ پیشگوئی بعینہ اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ پوری ہوئی اور حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ گواہ ہے کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود کے 52 سالہ دَورِ خلافت میں اس پیشگوئی کی تمام جزئیات لفظاً لفظاً پوری ہوئیں۔ لہذا 20/ فروری کا دن جماعت احمدیہ اس عظیم الشان پیشگوئی کی یاد میں مناتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور سجداتِ شکر بجالاتی ہے تا ہمیشہ اس کے فضلوں کی وارث بنتی چلی جائے۔

ہم یوم مصلح موعود کیوں مناتے ہیں اس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”بعض لاعلم احمدی جو مختلف جگہوں سے خطوں میں لکھ دیتے ہیں، یہاں بھی سوال کر دیتے ہیں کہ ہم یوم مصلح موعود کیوں مناتے ہیں، باقی خلفاء کے دن کیوں نہیں مناتے ان پر واضح ہو گیا ہو گا کہ مصلح موعود کی پیشگوئی کا دن ہم ایمانوں کو تازہ کرنے اور اس عہد کو یاد کرنے کے لیے مناتے ہیں کہ ہمارا اصل مقصد اسلام کی سچائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو دنیا پر قائم کرنا ہے۔ یہ کوئی آپؓ کی پیدائش یا وفات کا دن نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے آپؑ کی ذریت میں سے ایک شخص کو پیدا کرنے کا نشان دکھلایا تھا جو خاص خصوصیات کا حامل تھا اور جس نے اسلام کی حقانیت دنیا پر ثابت کرنی تھی اور اس کے ذریعہ نظام جماعت کے لیے کئی اور ایسے راستے متعین کر دیے گئے کہ جن پہ چلتے ہوئے بعد میں آنے والے بھی ترقی کی منازل طے کرتے چلے جائیں گے۔

پس یہ دن ہمیں ہمیشہ اپنی ذمہ داری کا احساس کرواتے ہوئے اسلام کی ترقی کے لیے اپنی صلاحیتوں کو استعمال کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے اور دلانے والا ہونا چاہیے نہ کہ صرف ایک نشان کے پورا ہونے پر علمی اور ذوقی مزہ لے لیا۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 20/ فروری 2009ء)

سامعین! حقیقی یومِ مصلح موعود کب ہو گا اس کے متعلق حضور انور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

”پس یہ وہ اولوالعزم موعود بیٹا تھا جس نے اپنے دل کی تڑپ کھول کر ہمارے سامنے رکھ دی۔ آج ہم جب یومِ مصلح موعود مناتے ہیں تو حقیقی یومِ مصلح موعود تب ہی ہو گا جب یہ تڑپ آج ہم میں سے اکثریت اپنے اندر پیدا کرے کہ ہمارے مقاصد بہت عالی ہیں، بہت اونچے ہیں، بہت بلند ہیں جس کے حصول کے لیے عالی ہمتی کا بھی مظاہرہ کرنا ہو گا اور اپنے اندر اعلیٰ تبدیلیاں بھی پیدا کرنا ہوں گی، پاک تبدیلیاں بھی پیدا کرنی ہوں گی۔ خدا تعالیٰ سے ایک تعلق بھی جوڑنا ہو گا۔ اسلام کا درد بھی اپنے اندر پیدا کرنا ہو گا۔ دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کا درد پیدا کرتے ہوئے اظہار بھی کرنا ہو گا۔“

سامعین! پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 17/ فروری 2012ء میں یومِ مصلح موعود منانے کی غرض بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”اس پیشگوئی کے مصداق تو جیسا کہ مَیں نے کہا یقیناً حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ تھے۔ اس کا آپ نے 1944ء میں خود بھی اعلان فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتایا کہ آپ ہی مصلح موعود ہیں اور اس پیشگوئی کے پورا ہونے کی خوشی میں یومِ مصلح موعود کے جلسے بھی منعقد کیے جاتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا، آئندہ چند دنوں میں یہ جلسے مختلف جماعتوں میں ہوں گے۔ اس لیے کہ جماعت کے ہر فرد کو پتہ چلے کہ یہ ایک عظیم پیشگوئی تھی جو بڑی شان سے پوری ہوئی۔

یہاں ضمناً میں اُن لوگوں کے لئے بھی جو دنیا کے ماحول کے زیر اثر، جن کا دینی علم بھی ناکافی ہے، کئی دفعہ میں بیان پہلے بھی کر چکا ہوں لیکن پھر بھی سوال کرتے رہتے ہیں۔ جو سالگرہ منانے کی خواہش رکھتے ہیں وہ سالگرہ پر یہ سوال کرتے ہیں کہ ہماری بھی سالگرہ منائی جائے اور جیسا کہ مَیں نے کہا

دنیا کے زیرِ اثر بھی ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ اگر ہم مصلح موعود کا دن مناتے ہیں تو باقی خلفاء کے دن کیوں نہیں مناتے اور پھر سالگرہ کیوں نہیں مناتے؟ یعنی باقی خلفاء کی سالگرہ کی آڑ میں اپنی سالگرہ کی طرف جانا چاہتے ہیں۔ تو یہاں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کا یومِ ولادت نہیں منایا جاتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی پیدائش تو 12/ جنوری 1889ء کی ہے اور یہ پیشگوئی جو عظیم الشان پیشگوئی تھی آپ کی پیدائش سے تین سال پہلے کی ہے۔ اُس پیشگوئی کے پورا ہونے کا دن منایا جاتا ہے جو 20/ فروری 1886ء کو کی گئی تھی اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لیے یہ پیشگوئی تھی اور یہ پیشگوئی اس لحاظ سے ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 17/ فروری 2012ء)

پھر خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 15/ فروری 2013ء میں فرمایا:

"پانچ دن کے بعد یومِ مصلح موعود بھی منایا جائے گا۔ 20/ فروری کو جماعت میں منایا جاتا ہے۔ یہ اس لیے نہیں کہ مصلح موعود کی پیدائش تھی بلکہ اس لیے کہ 20/ فروری کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مصلح موعود کی جو پیشگوئی فرمائی تھی، یہ اُس کا دن ہے اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دلیل ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش تو 20/ فروری کی نہیں تھی۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 15/ فروری 2013ء)

اپنے اپنے دائرہ میں مصلح موعود بننے کی کوشش کریں

سامعین! یوم مصلح موعود منانے کی اصل غرض اس وقت پوری ہو گی جب ہم اپنے اپنے دائرے میں مصلح بننے کی کوشش کریں گے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"پس آپ کے کام کو دیکھ کر حضرت مصلح موعودؓ کی پیشگوئی کی شوکت اور روشن تر ہو کر ہمارے سامنے آتی ہے اور جیسا کہ مَیں نے کہا اصل میں تو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے جس سے ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ اور دائمی مرتبے کی شان ظاہر ہوتی ہے۔ لیکن ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا تعلق صرف ایک شخص کے پیدا ہونے اور کام کر جانے کے ساتھ نہیں ہے۔ اس پیشگوئی کی حقیقت تو تب روشن تر ہو گی جب ہم میں بھی اُس کام کو آگے بڑھانے والے پیدا ہوں گے جس کام کو لے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے تھے اور جس کی تائید اور نصرت کے لیے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مصلح موعود عطا فرمایا تھا جس نے دنیا میں تبلیغِ اسلام اور اصلاح کے لیے اپنی تمام تر صلاحیتیں لگا دیں۔

پس آج ہمارا بھی کام ہے کہ اپنے اپنے دائرے میں مصلح بننے کی کوشش کریں۔ اپنے علم سے، اپنے قول سے، اپنے عمل سے اسلام کے خوبصورت پیغام کو ہر طرف پھیلا دیں۔ اصلاحِ نفس کی طرف بھی توجہ دیں۔ اصلاحِ اولاد کی طرف بھی توجہ دیں اور اصلاحِ معاشرہ کی طرف بھی توجہ دیں اور اس اصلاح اور پیغام کو دنیا میں قائم کرنے کے لیے بھرپور کوشش کریں جس کا منبع اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بنایا تھا۔ پس اگر ہم اس سوچ

کے ساتھ اپنی زندگیاں گزارنے والے ہوں گے تو یومِ مصلح موعود کا حق ادا کرنے والے ہوں گے، ورنہ تو ہماری صرف کھوکھلی تقریریں ہوں گی۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 18/ فروری 2011ء)

سامعین! اپنی گزارشات کے آخیر پر اپنے اپنے دائرہ میں مصلح موعود بننے کے حوالہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پیش کر کے مَیں تقریر ختم کرتا ہوں۔

حضور رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اس دنیا کی اصلاح کے لئے بکثرت احمدیوں کی ضرورت ہے جو مصلح موعود کی صفات سے آراستہ ہوں جو ان تمام ہتھیاروں سے لیس ہوں جو مصلح موعود کو عطا کئے گئے تھے۔ پس جب میں کہتا ہوں کہ آپ مصلح موعود بنیں اور آپ کے بڑے بھی مصلح موعود بنیں تو ہرگز یہ نہیں کہتا کہ بلند مراتب کی تمنا کریں بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ ان صفات کی اپنے رب سے بھیک مانگیں جو صفات آج کے زمانہ کے انسان کے احیاءِ نو کے لئے ضروری ہیں۔"

آیئے آج ہم بھی مصلح موعود کی وہی تمنا اپنے دلوں میں پیدا کریں کہ

محمود عمر میری کٹ جائے کاش یونہی
ہو روح میری سجدہ میں اور سامنے خدا ہو

اور وہی مضبوط جذبے اور عزم بالجزم پیدا کریں کہ

پھیلائیں گے صداقت اسلام کچھ بھی ہو
جائیں گے ہم جہاں بھی کہ جانا پڑے ہمیں
محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمین کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

✪✪✪✪